السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں کچھ اہل علم کا کہنا ہے کہ صدقہ فطر ان حضرات پر فرض ہے جو صاحب نصاب ہوں، اس موقف کی کیا حیثیت ہے؟ وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ فطر ادا کرنے کےلیے صاحب نصاب ہونے کی شرط لگانا خود ساختہ اور بےجا بندہ ہے، شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کیونکہ احادیث میں اس امر کی صراحت ہے کہ صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے، مرد، عورت اور آزاد یا غلام کی طرف سے ادا کیا جائے، اس کےلیے کوئی نصاب مقرر نہیں ہے۔ بلکہ ہر اس شخص پر اس کا ادا کرنا ضروری ہے جس کے پاس عید کے دن اپنے اہل وعیال کی خوراک سے اتنا غلہ زائد موجود ہو کہ وہ گھر کے ہر فرد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرسکے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدیث میں اس امر کی صراحت[1] ''زکوۃ فطر میں نصاب کی ملکیت کا اعتبار نہیں ہے بلکہ یہ ہر انسان پر واجب ہے جو عید کی رات اور دن اپنی خوراک سے زائد ایک صاع کے برابر رکھتا ہو، یہی جمہور اہل علم کا موقف ہے۔'' [2]'' ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زکوۃ فطر مسلمانوں میں سے ہر نفس پر فرض ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مقام پر اشارے سے بھی نہیں فرمایا کہ ہر نفس سے وہ لوگ مستثنیٰ ہیں، جن کے پاس زکوۃ مال کا نصاب نہ ہو، اس لیے جن حضرات نے صدقہ فطر کےلیے صاحب نصاب کی شرط لگائی ہے وہ ان کی رائے تو ہو سکتی ہے لیکن شریعت کا قطعاً یہ تقاضا نہیں ہے۔ بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس شخص کی طرف سے فطرانہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے جس کی کفالت دوسرے کے ذمے ہو خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا، غلام ہو یا آزاد، لیکن اس کا صاحب نصاب ہونا ضروری نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] اختیارات: ص ۱۰۲۔

[2] صحیح مسلم، الزکوۃ: ۲۲۸۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:191

محدث فتویٰ